29

نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی تلاوت

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! کیا نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے؟ اگر لازمی ہے تو برائے کرم اس کی دلیل بھی ذکر کردیں۔ شکریہ

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

نماز جنازہ، فرض نماز یا کوئی بھی اور نماز ہو اس میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اس کے بغیر کوئی بھی نماز قابل قبول نہیں ہوتی۔

1. رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ»

”جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔“[1]

2. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَهِيَ خِدَاجٌ» يَقُولُهَا ثَلَاثًا

”جس نے کوئی بھی نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔“[2]

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ القِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ، حدیث:756. [2] صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ....، حدیث:395.

3 جناب طلحہ بن عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں:

صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ «لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ»

”میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: (فاتحہ جہرا اس لیے پڑھی ہے) تاکہ لوگ جان لیں یہ سنت ہے۔“[1]

اور اس سے بھی زیادہ صریح دلیل وہ ہے جسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

4 عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعَنَا، فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «سُنَّةٌ وَحَقٌّ»

”طلحہ بن عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک میت کا جنازہ پڑھا۔ انھوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک اور سورت پڑھی اور (دونوں) بلند آواز سے پڑھیں حتی کہ ہمیں سنائی دیں۔ جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ سنت اور حق ہے۔“[2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

یاد رہے اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی کام کو سنت قرار دیتے ہیں تو یہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ عَلَى الجَنَازَةِ، حديث:1335. [2] سنن النسائي، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، الدُّعَاءُ، حديث:1987.

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کنڈی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام

حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس

مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس

مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ